مولانا عبدالعزیز پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا احسان الحق

......حیات وخدمات...... (تیسری اور آخری قسط)

علامہ پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مسلک

بعض حضرات نے موصوف کی سوانح عمری بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: انہوں نے تقلید کا دامن چھوڑ کر فرقہ لامذہبیہ کی چادر تان لی تھی، جیسا کہ علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: ’’وکان شدید المیل إلی اتباع السنة السنیة ورفض التقلید‘‘۔(۱)

ان کا استدلال موصوف کی اس عبارت سے ہے، وہ ناقل ہیں: ’’قال فی الیاقوت : وبالجملة لایرتاب مسلم فی أن اللّٰه سبحانهٗ أمر باتباع رسولهٖ ، فلا نترک الیقین بالشک، ومن لامنا فلیلم‘‘۔

یہ عبارت مصنف کے رسالہ ’’الیاقوت‘‘ کی ہے، جس کے متعلق لکھنوی صاحبؒ کا یہ خیال ہے کہ یہ رسالہ تقلید کی مذمت میں ہے، اسی طرح موصوف کی کتاب ’’کوثر النبیؐ‘‘ کی ایک طویل عبارت کو اپنا مستدل بنایا ہے، لیکن موصوف کی یہ بات کئی وجوہات کی بنا پر درست نہیں ہے۔

پہلے تو ہمیں یہ تسلیم نہیں کہ موصوف نے تقلید کی مذمت پر رسالہ لکھا، کیونکہ جس رسالہ ’’الیاقوت‘‘ کا ذکر علامہ لکھنویؒ صاحب کر رہے ہیں، ان کے علاوہ کسی تذکرہ نگار نے ان کی سوانح میں اس رسالہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ’’یاقوت‘‘ نامی جن کتب کا ہمیں علم ہوسکا، وہ تصنیفات کے ذیل میں آگئیں ہیں، جن میں سے ایک کتاب ’’الیاقوت‘‘ جس کی تحقیق ودراسہ ڈاکٹر شریف سیالوی صاحب نے کی ہے، ہمیں اس کتاب کے مطالعہ کا اتفاق نہیں ہوا، مگر اس کتاب میں اس طرح کا کوئی مسئلہ ہوتا تو ڈاکٹر صاحب اس کی ضرور گرفت کرتے، حالانکہ ڈاکٹر صاحب اپنے مقالہ میں مولانا کے مسلک کے تحت رقم طراز ہیں: ’’ورغم کونه علی مذهب أبی حنیفة –رحمه اللّٰه– کانت لدیه النزعة القویة إلی الاجتهاد وترک التقلید الأعمٰی‘‘۔(۲)

علامہؒ نے جس عبارت کو بطور دلیل پیش کیا ہے، وہ ’’کتاب معدل الصلوة‘‘ میں اس طرح درج ہے:

’’اختلف الفقهاء فیما یجد المقلد حدیثا صحیحا یخالف فتوٰی إمامهٖ، فعن أبی یوسفؒ محمول علی العامی الصرف الذی لایعرف معنی الحدیث، وعن أبی حنیفة

قیل لہٗ: إذا قلت قولا وخبر الرسول یخالفہٗ، قال: اترکوا قولی بخبر الرسول ﷺ وشنع صاحب الفتوحات المکیۃ علی من یترک الحدیث بقول إمامہٖ وقال: ھذا نسخ الشریعۃ بالھوٰی مع أن صاحب المذھب قال: إذا عارض الخبر کلامی فخذوا بالخبر، فلیس أحد من ھؤلاء المقلدین علٰی مذھب إمامہٖ، ولیت شعری کیف یترک ھؤلاء حدیثا صحیحا علی زعم أن إمامہٗ أحاط علما بالسنن، فرجع بعضھا علی بعض مع أن الإحاطۃ غیر معلومۃ بل یرد علی مدعیھا قول الأئمۃ: اترکوا أقوالنا بقول رسول اللّٰہ ﷺ وبالجملۃ لایرتاب مسلم فی أن اللّٰہ سبحانہٗ أمر باتباع رسولہٖ، فلانترک الیقین بالشک ومن لامنا فلیلم نفسہٗ۔‘‘(۳)

اس عبارت میں مرحوم واضح اور صریح حکم میں صرف اپنے امام کے قول کی وجہ سے چھوڑنے کی تردید کررہے ہیں، نہ کہ مذہب حنفی سے براءت کا اظہار، ورنہ موصوف کا یہ ذکر کرنا کہ: ’’عن أبی حنیفۃؒ:قیل لہٗ: إذا قلت قولا وخبر الرسول یخالفہ؟ قال:اترکوا قولی بخبر الرسول ‘‘ کا کیا مطلب؟ کیا اس سے وہ مذہب حنفی کی تردید کررہے ہیں؟ نہیں، بلکہ موصوف یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مذہب حنفی میں اس کی گنجائش ہے، اسی وجہ سے اپنی عبارت کی ابتدا میں جو اقوال پیش کیے، وہ احناف ہی کے اختلاف سے پیش کیے ہیں، البتہ اس عبارت ’’اترکوا قولی......‘‘ میں احناف کے ایک گروہ کے قول کو علامہؒ نے اختیار کیا، جس سے وہ مذہب حنفی سے نکلے نہیں ہیں۔

مرحوم نے جو ’’کوثر النبیؐ‘‘ کی عبارت کو دلیل بنایا ہے، ہم اس عبارت کو نقل کرتے ہیں:

’’وإلٰی اللّٰہ المشتکٰی من المعاصرین، ومن علمائھم المتعصبین القاصرین، اتخذوا علم الحدیث ظھریًا، ونبذوا التخریج نسیًا منسیًا، فأوعظھم ألھجھم بالأکاذیب، وأعلمھم أکذبھم فی الترغیب والترھیب، ولیس ھذا أول قارورۃ کسرت فی الإسلام، بل ھذہ الشنیعۃ متقادمۃ من سالف الأیام، فإن الأبالسۃ أفسدوا بالوضع والتزویر، فانخدع لھم مدونوا المواعظ والتفسیر، ولم یزل خلف یتلقاھا من سالف ویھلک بتدوینھا تالف بعد تالف، واللّٰہ الناصر الموفق للمحدثین، وموکلھم عن نفی الکذب فی الدین، ولما رأیت ھذا العلم منطمسۃ، ومدارسہ بلاقع ومندرسۃ، أردت تجدید الإظلال، مستعینًا بذی الجلال۔‘‘

فن تاریخ کے طالب علم اس بات سے بخوبی واقف ہیں، کہ علم حدیث کا ارتقاء متحدہ ہندوستان میں کب ہوا، اور اس کے اصول پر کتنے رسائل وکتب منظر عام پر آئے(۴)، اس پیرایہ میں مصنف یہ شکوہ وشکایت کررہے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے علماء نے علم حدیث کو پس پشت ڈال دیا ہے، علم حدیث اور اس کی تخریج کے اصول نسیاً منسیاً ہو چکے ہیں، واعظین وعلماء ترغیب وترہیب کی من گھڑت حدیثیں سناتے ہیں، یہ سب اصول حدیث سے ناواقفی کی بنا پر ہو رہا تھا......۔

کیا اس قسم کے شکوہ کی بنا پر کوئی حنفیت سے نکل سکتا ہے؟ نہیں! بلکہ اس عبارت میں صرف فن حدیث سے بے اعتنائی کا ذکر ہے، نہ کہ فقہ حنفی سے بیزاری کا۔

اب ہم وہ دلائل ذکر کریں گے جن سے موصوف کے حنفی ہونے کی گواہی ملتی ہے۔

پہلی دلیل: ......حضرات غیر مقلدین امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تابعیت کا انکار کرتے ہیں، غیر مقلدین کے مشہور عالم میاں نذیر حسین دہلویؒ (متوفی: ۱۳۱۰ھ/۱۹۰۲ء) نے اپنی کتاب ''معیار الحق'' میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تابعی ہونے کی تردید کی ہے۔(۵)

جبکہ علامہ پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ ان کی تابعیت کے قائل ہیں، چنانچہ موصوف نے اپنی کتاب ''کوثر النبیؐ'' میں ان کی تابعیت کے بارے میں اختلاف کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

''اختلف فی أن الإمام أبی حنیفۃؒ من التابعین أو أتباعھم ، الجمھور علی الثانی ، والجزریؒ والتوربشتیؒ والیافعیؒ علی الأول، وھو الصحیح۔''(۶)

یہاں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے مؤقف کی تصریح کردی کہ وہ تابعی ہیں۔

دوسری دلیل: ......غیر مقلدین حضرات کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو صرف سترہ احادیث یاد تھیں، جیسا کہ صادق سیالکوٹی نے لکھا ہے۔(۷)

اس کے برعکس علامہ پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ امام صاحب کو کثیر الحدیث اور چار ہزار اساتذہ سے حدیث کا سماع کرنے والا بتاتے ہیں، چنانچہ موصوف نے لکھا ہے: ''وکان أبوحنیفۃؒ کثیر الحدیث، سمع أربعۃ آلاف رجل......۔''(۸)

تیسری دلیل: ...... پھر اس پر یہ اعتراض ہوتا کہ کثیر الحدیث تھے تو کثیر الروایۃ بھی ہونے چاہیے تھے، تو اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ مرحوم فرماتے ہیں:

''لاشک أن اللفظ أفضل، ویشبہ أن یکون فی ھذا الزمان واجبا، بضعف معرفۃ أبنائہٖ بأسالیب الحدیث، وکان المتورعون من السلف یلتزمونہٗ احتیاطا، ولعلہ السبب فی قلۃ الروایۃ عن أبی بکر الصدیقؓ وإمامنا أبی حنیفۃؒ۔''(۹)

دوسری جگہ بعض شافعیہ کے اشکال (کہ حنفیہ اصحاب الرائے اور شافعیہ اصحاب الحدیث ہیں) کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''أن أصحاب ھذا المذھب ''الحنفیۃ'' لم یجمعوا أحادیث مذھبھم: فإن إمامھم کان لایری الروایۃ إلا من الحفظ وکان یتورع الروایۃ بالمعنی، فلم یشتھر عنہ إلا المسند الصحیح۔''(۱۰)

اس عبارت میں اگر غور کیا جائے تو سابقہ اعتراض کے دفعیہ کے ساتھ موصوف نے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کو صحیح بھی کہا، بلکہ مرحوم کی اپنی کتاب میں اختیار کردہ روش سے پتہ چلتا ہے کہ وہ

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسند کو صحاح ستہ کے درجہ پر رکھتے ہیں، کیونکہ حدیث ''من مات یوم الجمعة وقي عذاب القبر '' کے ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ''رواه من الصحابة أبوهريرةؓ، وعائشةؓ، وجابرؓ، ومن المحدثين أبو حنيفة الإمامؒ، و الطبرانيؒ، وأبو نعيمؒ، وأحمدؒ، والترمذيؒ، وابن ماجةؒ، واللفظ لأبي حنيفةؒ عن أبي هريرةؓ۔''(۱۱)

اس عبارت میں پہلے امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انہوں نے محدثین میں شمار کیا، اور پھر جس طرح دیگر حضرات صحاح ستہ سے حدیث اپنی کتاب میں لاتے ہیں، تو مصنف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ لائے، بلکہ بات صرف امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو محدث اور ثقہ ماننے کی نہیں، بلکہ جہاں کہیں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر کسی نے اعتراض کیا تو اپنی تصانیف میں اس کا جواب بھی دیا، چنانچہ ایک اعتراض جو امام ابوعبداللہ حاکم نیشاپوریؒ نے کیا کہ:

''أخبرنا أبو يحيى السمرقنديؒ قال: حدثنا محمد بن نصر ، قال: حدثنا أحمد بن عبد الرحمٰن بن وهب قال: حدثنا عمي، قال: أخبرني الليث بن سعد عن يعقوب بن إبراهيم عن النعمان بن ثابت عن موسى بن أبي عائشة عن عبد الله بن شداد عن أبي الوليد عن جابرؓ قال: قال رسول الله ﷺ: ''من صلى خلف إمام فإن قراء ة الإمام له قراء ة ''قال أبو عبد الله: عبد الله بن شداد هو بنفسه أبو الوليد، ومن تهاون بمعرفة الأسامي أورثه مثل هذا الوهم۔''(۱۲)

علامہ پرہاڑوی رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت کو نقل کرنے کے بعد تین جوابات دیتے ہیں:

''أولا: ويجب أن لاينسب هذا الوهم إلى الإمامين، بل أملى من بعدهما من الرواة.

ثانيا: وقد يجاب باحتمال أن يكون أبو الوليد في الإسناد غير عبد الله المكنى بأبي الوليد.

ثالثا: أو بأن يكون قوله: ''عن أبي الوليد'' بدلاً بإعادة الجار۔''(۱۳)

اور اپنی سب سے آخری تصنیف ''نبراس'' میں بھی امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دفاع کیا ہے، مسئلہ رؤیت باری تعالیٰ کے تحت کہ ''جنوں کو رؤیت حاصل ہوگی یا نہیں؟'' امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے:

''لارؤية للجن، بل نسب إلى الإمام الأعظمؒ أنهٗ قال: لايدخل الجن الجنة، وغاية ثوابهم النجاة من النار، ولعل هذه النسبة غير صحيح۔''(۱۴)

چوتھی دلیل: ...... غیر مقلدین صوفیاء اور اتقیاء کا نام تک سننا گوارہ نہیں کرتے، جبکہ موصوف اپنی کتب میں صوفیاء پر اعتراضات کے نہایت شدومد سے جواب دیتے ہیں:

''قلت: هذا التعصب كثير في أصحاب الظواهر، فإن عقولهم قصرت عن إدراك حقائق الصوفية، فأنكروا عليهم حتى كفروهم، ومن نظر

فی مؤلفات الصوفیة ظهر أنهم منصورون منصبغون بصبغة النبی ﷺ ولذٰلک اعترف کثیر من العظماء العلماء المتشرعین بکمال مراتب الصوفیة وتقربهم إلی اللّٰه سبحانه۔‘‘(۱۵)

اصحاب ظواہر سے یہی غیر مقلدین مراد ہیں کہ ان میں تعصب بہت ہوتا ہے۔

پانچویں دلیل: ...... لا مذہبیت (غیر مقلدیت) بیعتِ طریقت کو شرک بتلاتی ہے، جبکہ علامہ خود سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے جلیل القدر شیخ ہیں، آپ کا مختصر شجرۂ طریقت ہدیۂ ناظرین ہے:

مولانا عبدالعزیز پرہاڑویؒ خلیفہ حضرت حافظ جمال اللہ ملتانی خلیفہ قبلہ عالم حضرت نور محمد مابروی خلیفہ حضرت فخر الدین محدث دہلوی خلیفہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی خلیفہ شاہ کلیم اللہ خلیفہ مولانا یحییٰ مدنی، مولانا مدنی سے یہ سلسلہ ان کے خاندان سے ہوتا ہوا علامہ کمال الدین تک پہنچتا ہے، اور وہ شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے اور وہ سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء اور وہ بابا فرید شکر گنج اور وہ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ اور وہ شاہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کے خلیفہ تھے، اور یہ سلسلہ چشتیہ آگے چل کر حضرت ممشاد دینوریؒ، حذیفہؒ، ابراہیم بن ادہمؒ، عبدالواحدؒ، حسن بصریؒ، پھر حضرت علیؓ کے واسطے سے سرورِ کونین ﷺ سے جا ملتا ہے۔ (۱۶)

چھٹی دلیل: ...... علامہؒ اپنی مشہور اور آخری تصنیف ’’النبراس‘‘ میں غیر مجتہد کے متعلق لکھتے ہیں:

’’ثم من لم یکن مجتهدا وجب علیه اتباع المجتهد...... پھر چند سطور کے بعد تحریر فرماتے ہیں: ’’فاتفق العلماء علی إلزام المقلد مجتهدا واحدا، ونظروا فی عظماء المجتهدین فلم یجدوا فی أهل التدوین منهم کالعلماء الأربعة......‘‘ (۱۷)

ساتویں دلیل: ...... اس سے بھی بڑھ کر مولانا کی وہ عبارت دلیل ہے، جو اسی کتاب میں مذکور ہے، مقلد کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’والمقلد من لا یستدل علی الحکم، ولکن یعتقدہٗ کاتباعنا فی الفقه أبا حنیفةؒ۔‘‘(۱۸)

اس سے بڑھ کر موصوف کے حنفی اور کٹر حنفی ہونے کی اور کیا دلیل پیش کی جا سکتی ہے؟!۔

آٹھویں دلیل: ...... اور تقریباً آٹھ (۸) جگہ اپنی کتاب ’’کوثر النبیؐ‘‘ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ’’إمامنا الأعظمؒ‘‘ اور ’’إمامنا أبی حنیفةؒ‘‘ کہا۔ (۱۹)، اور اپنی کتاب ’’الناهیة‘‘ میں بھی ’’إمامنا الأعظم‘‘ لکھا ہے۔ (۲۰)

تو بحث کا خلاصہ یہ نکلا کہ اولاً تو یہ رسالہ اور مسئلہ مصنف کی طرف غلطی سے منسوب ہوا ہے، اگر بفرض ومحال یہ تسلیم بھی کیا جائے کہ اس مسئلہ کی ان کی طرف نسبت صحیح ہے، تب اس کی وہ توجیہ ہوگی، جو اس مسئلہ کے تحت ہم بیان کر چکے، اگر کسی کو وہ توجیہ بھی ناقابل قبول ہو، تب اس کے لیے چند

موٹے موٹے دلائل ذکر کیے ہیں ۔

وفات

موصوف علوم دینیہ کی تدریس ، بیعت وارشاد اور طب کا کام بیک وقت کرتے تھے ،تصنیف وتالیف کا سلسلہ بھی جاری رکھا،اور حیرت یہ ہے کہ عمر صرف تیس ۳۰ برس تھی،۱۲۳۹ھ میں انتقال فرمایا،(۲۱) مولانا موسیٰ روحانی بازیؒ نے مولانا غلام رسول دیروی صاحبؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ مرحوم کے معاصر شیخ احمد دیروی نے علامہ پر سحر کرادیا تھا، پہلے پہل مولانا اُسے عام مرض سمجھے، جب حقیقت کھلی تو وقت گزر چکا تھا،تو موصوف کہنے لگے:’’کاش کہ مجھے پہلے پتہ چلتا تو میں اس کا توڑ کر دیتا۔‘‘(۲۲)

مولانا محمد برخوردار بن مولوی عبدالرحیم ملتانیؒ لکھتے ہیں:’’ **وألف ھذا الکتاب ’’النبراس‘‘ فی ۱۲۳۹ھ، وعاش بعدہٗ قلیلاً – رحمہ اللّٰہ –** ۔‘‘(۲۳)

مولانا محمد موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی لکھا ہے:’’**مات بعد سنۃ ۱۲۳۹ھ بقلیل**‘‘۔(۲۴)

’’**کتاب معدل الصلوۃ**‘‘ پر ان کی تاریخ وصال کے بارے میں لکھا ہے:’’**عبد العزیز بن أحمد الفریھاری الملتانیؒ المتوفی إلی رحمۃ اللّٰہ قبل الأربعین سنۃ بعد مضی مئتین وألف ھجرۃ** ......‘‘(۲۵)

ڈاکٹر سیالوی صاحب نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے۔(۲۶)

اور علامہ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی تاریخ وفات ۱۲۴۱ھ بعمر ۳۲ سال لکھی ہے۔(۲۷)

صاحب ’’**نزھۃ الخواطر**‘‘ نے ان کی تاریخ وسن وفات سے لاعلمی کا اظہار کیا ہے۔(۲۸)

واللہ اعلم بالصواب

حوالہ جات

۱:......نزھۃ الخواطر:۷/۲۸۴،طبع دوم،سن طباعت:۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن، ھند۔

۲:......دیکھئے:القلم:جلد:۵،شمارہ:۵،ص:۲۶۰۔

۳:......معدل الصلاۃ از علامہ محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی (المتوفی:۹۸۱ھ)،ص:۱۶،طبع:مکتبہ سلفیہ قدیرآباد ملتان،سن طباعت:۱۳۲۸ھ۔

۴:......تفصیل کے لئے دیکھئے:المقدمات البنوریۃ علی المؤلفات العربیۃ والفارسیۃ والأردیۃ للمحدث الکبیر علّامۃ العصر الشیخ محمد یوسف البنوری:۲۸، ط: المکتبۃ البنوریۃ بنوری تاؤن کراتشی سنۃ:۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، باکستان۔

۵:......معیار الحق از میاں نذیر حسین دہلوی،ص:۱۴۔

۶:......کوثر النبی:۸۱،مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۷:......بحوالہ حقیقت فقہ از صادق سیالکوٹی،ص:۱۸۔

۸:......کوثر النبی:۵۴،مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۹:......کوثر النبی:۳۷،مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۱۰:......کوثر النبی:۵۳،مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۱۱:......کوثر النبی: ۵۰، مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۱۲:......معرفۃ أنواع علوم الحدیث للحاکم النیسابوری: ۱۷۸، ط: دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، الطبعۃ الثانیۃ: ۱۳۹۷ھ/ ۱۹۷۷ء۔

۱۳:......کوثر النبی: ۹۰ اور ۹۱، مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۱۴:......النبراس از مؤلف، ص: ۲۸۹، یہ شرح القسطاس حاشیہ کے ساتھ مطبع خضر مجتبائی شہر ملتان سے شائع ہوئی۔

۱۵:......کوثر النبی: ۱۰۱، مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۱۶:......تاریخ مشائخ چشت، خلیق احمد صاحب نظامی، ندوۃ المصنفین اردو بازار دہلی، طبع اول: ۱۳۷۲ھ رمضان المبارک، ۱۹۵۳ء، مئی۔

۱۷:......النبراس از مؤلف، ص: ۱۰۹، یہ شرح القسطاس حاشیہ کے ساتھ مطبع خضر مجتبائی شہر ملتان سے شائع ہوئی۔

۱۸:......النبراس از مؤلف، ص: ۵۷، یہ شرح القسطاس حاشیہ کے ساتھ مطبع خضر مجتبائی شہر ملتان سے شائع ہوئی۔

۱۹:......کوثر النبی، مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان سے (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۳ء میں) شائع ہوئی۔

۲۰:......الناھیۃ عن طعن امیر المومنین معاویۃؓ از مولف، ص: ۷۰، طبع: استانبول ترکی، سن طباعت: ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء، پھر اسی کتب خانے نے ۱۴۲۵ھ/۲۰۰۴ء دوبارہ شائع کی۔

۲۱:......بحوالہ مکمل اسلامی انسائکلو پیڈیا، ص: ۱۰۴۰۔

۲۲:...... حاشیۃ الطریق العادل إلی بغیۃ الکامل علی بغیۃ الکامل السامی شرح المحصول والحاصل للجامی للروحانی البازی ص: ۲۲۸، الطبعۃ السابعۃ، سن طباعت: ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ادارۃ التصنیف والادب، لاہور، پاکستان۔

۲۳:......حاشیۃ القسطاس علی النبراس از مولوی محمد برخوردار بن مولانا عبدالرحیم، ص: ۲، طبع: مطبع خضر مجتبائی شہر ملتان۔

۲۴:......حاشیۃ الطریق العادل إلی بغیۃ الکامل علی بغیۃ الکامل السامی شرح المحصول والحاصل للجامی للروحانی البازی ص: ۲۲۷، الطبعۃ السابعۃ، سن طباعت: ۱۴۲۷ھ/ ۲۰۰۶ء، ادارۃ التصنیف والادب، لاہور، پاکستان۔

۲۵:......معدل الصلاۃ از علامہ محمد بن پیر علی المعروف ببرکلی (المتوفی: ۹۸۱ھ)، ص: ۱۵، طبع: مکتبہ سلفیہ قدیر آباد ملتان، سن طباعت: ۱۳۲۸ھ۔

۲۶:......دیکھئے: القلم: جلد: ۵، شمارہ: ۵، ص: ۲۶۰۔

۲۷:......تعلیقات الرفع والتکمیل از شیخ عبدالفتاح ابوغدہ، ص: ۲۸۹، قدیمی کتب خانہ کراچی۔

۲۸:......نزھۃ الخواطر: ۷/ ۲۸۵، طبع دوم، سن طباعت: ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ، حیدرآباد دکن، ھند.

اشاعت خاص ماہنامہ ''بینات''

①	حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ	=/350 روپے
②	حضرت مولانا مفتی احمد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ	=/500 روپے
③	حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ	=/300 روپے
④	حضرت مفتی محمد جمیل خان شہید رحمۃ اللہ علیہ	=/350 روپے
⑤	حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	=/300 روپے
⑥	حضرت مولانا عطاء الرحمن شہید رحمۃ اللہ علیہ	=/100 روپے
⑦	حضرت مفتی عبدالمجید دین پوری شہید رحمۃ اللہ علیہ	=/100 روپے